



E-MAIL: NASRULLAH@LJCP.GOV.PK

Date: 03-Novemember 2015

NASRULLAH KHAN

JOINT SECRETARY
LAW & JUSTICE COMMISSION of PAKISTAN
GOVERNMENT of PAKISTAN

1. The HCJ committed that the Judiciary will be an active partner with State institutions, organisations and other stakeholders as per the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan 1973 in all efforts to strengthen the rule of law in Pakistan including the implementation of Sustainable Development Goal promoting access to law. The HCJ accordingly directed the Law & Justice Commission of Pakistan to, in consultation with other stakeholders, lead the effort to develop a narrative and an inclusive broad-based consensus to strengthen the rule of law as a national project.
2. In an historical move, the Honourable Chief Justice of Pakistan (HCJ), Mr. Justice Anwar Zaheer Jamali addressed the Senate of Pakistan on 3 November 2015, reciprocating an equally historical moment when the Chairman of the Senate, Mian Raza Rabbani, spoke at the Supreme Court of Pakistan on 5 September 2015 on the importance of institutions, in particular, the rule of law. On that occasion, the Chairman observed that “inter-institutional communication is a missing part of our history, your invitation to me today has opened the door to this dialogue and I reciprocate by inviting the Chief Justice of Pakistan to address the Committee of the Whole of the Senate, which is currently reviewing and contemplating the issue of access to justice for the ordinary citizen”.
3. The HCJ stated that today, his speech is a continuation and elaboration of the initiative taken by the former Chief Justice of Pakistan, Mr. Justice Jawwad S. Khawaja, who spoke on the rule of law both objectively and critically as a citizen of Pakistan.
4. **The Promise of Pakistan:** The HCJ observed that we are fortunate to have a Constitution that is transformative, which sets out a clear vision, an ambition and a path for development variously described in the Objectives Resolution, the Preamble, the Fundamental Rights and the Principles of Policy of the Constitution. The ambition of Pakistan must be central to our policy-making and legislation, which the Constitution promises as a “new order” based on the creation of “an egalitarian society”. The HCJ observed that we must honestly and critically reflect on how far we are on that path to realising the new order and egalitarian society that is our collective and promised aspiration that continues to inspire and bind society.
5. **The Centrality of the Rule of Law:** The HCJ observed that in its simplest formulation, the rule of law means to rule of laws rather than by the arbitrary will of men. It implies a system of governance and law where all are equal before the law as guaranteed by article 25, which reads: “All citizens are equal before the law and are entitled to equal protection of the law”.
6. Observing that an unjust State and society cannot be a stable State and society, and in the long-term undermining Constitutional values threatens the very survival of State and society, the HCJ observed that similarly unjust laws and the ineffective implementation of laws cannot produce a stable society.
7. The HCJ cited the Government of Pakistan’s national development plan, *Vision 2025: One Nation-One Vision*, which duly recognizes and elaborates the centrality of rule of law as a “necessary condition” for sustained development and growth (p. 30) and “to empower people and ensure that they live with dignity, and that human rights are protected, lives are secure ... ” (p. 8).

8. **The HCJ observed that there is a crisis of value and direction.** Firstly, laws and policy-making must proactively take steps to realise the Constitutional goals, the promise of Pakistan as our collective ambition. Secondly, Fundamental Rights are an essential ingredient and criteria for what constitutes the rule of law. We are fortunate to have a bill of rights embodied in our Constitution. Hence, laws and policies that are not informed by Constitutional values, including the directives aspects, and do not comply with Fundamental Rights, they do not meet the essential criteria defining our rule of law. The Constitution thus empowers the Judiciary to declare “void” any law, any custom or usage having the force of law that is inconsistent, “takes away” or “abridges” any such right.

9. **The HCJ also observed a chronic crisis of implementation of laws** that must be addressed as a matter of priority by the Parliament and the Executive, maintaining that “there is little point in having fine laws when organisations responsible for implementation are essentially dysfunctional” suffering from weak technical capacities, lack of functional specialization, mal-administration including corruption and criminality, lack of transparency, standards of good administration and lack of quality assurance that are undermining Constitutional values and the legitimacy of State institutions.

10. The HCJ lamented that due to weak and ineffective implementation of laws, which is primarily an Executive function, the Courts are compelled to take judicial notice when rights are violated and denied, and delve into organizational matters to prompt reform. In this regard, the HCJ hoped that the *Vision 2025* commitment to “focus ... on ensuring equal application of the law and order on all segments of society ... (p. 30) will be met, which will help to improve the quality of implementation.

Nasrullah Khan

پریس ریلیز

1- جناب چیف جسٹس آف پاکستان نے اس عزم کا اعادہ کیا کہ عدلیہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کے تحت ملک کے اندر قانون کی حکمرانی کو مضبوط بنیادوں پر استوار کرنے اور پائیدار ترقی کے اہداف میں کئے گئے وعدوں کی تکمیل میں ریاستی اداروں، تنظیموں اور دیگر متعلقین کی کوششوں میں بطور شریک کار معاونت کرے گی۔ جناب چیف جسٹس نے کہا کہ قانون و انصاف کمیشن کو ہدایت کی گئی ہے کہ قانون کی حکمرانی اور اس کے استحکام کے لیے جاری کوششوں کی سرپرستی کرے اور اس حوالے سے متعلقہ قومی اداروں کی مشاورت سے ایک جامع اور پائیدار قومی منصوبہ تیار کرے۔

2- آج مورخہ 3 نومبر 2015ء کو چیف جسٹس آف پاکستان مسٹر جسٹس انور ظہیر جمالی نے سینیٹ آف پاکستان سے تاریخی خطاب کیا۔ یہ اس تاریخی خطاب کا جواب تھا جو کہ سینیٹ کے چیئر مین جناب میاں رضاربانی نے 5 ستمبر 2015ء کو سپریم کورٹ آف پاکستان میں اداروں کی اہمیت خصوصاً قانون کی حکمرانی کے موضوع پر کیا تھا اور کہا تھا کہ اداروں کے درمیان باہمی رابطہ ہماری تاریخ کا گمشدہ باب ہے۔ چیف جسٹس پاکستان نے چیئر مین سینیٹ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ اُس موقع پر آپ نے کہا تھا کہ آپ کی جانب سے آج کی دعوت نے ریاستی اداروں کے مابین مکالمے کے دروازے کھول دیئے ہیں لہذا میں (چیئر مین سینیٹ) چیف جسٹس کو بھی دعوت دیتا ہوں کہ وہ آئیں اور سینیٹ کی مجموعی کمیٹی سے خطاب کریں جو کہ عام شہریوں کیلئے انصاف کی فراہمی سے متعلق معاملات کا جائزہ لے رہی ہے۔ چیف جسٹس صاحب نے فرمایا کہ میری آج کی یہ تقریر ان باتوں کا ایک تسلسل ہے جو سابق چیف جسٹس محترم جواد ایس خواجہ نے 5 ستمبر 2015ء کو سپریم کورٹ بلڈنگ میں منعقدہ پہلی نشست میں قانون کی حکمرانی کے حوالے سے اپنے ایک نہایت اہم اور فہم و فراست سے بھرپور خطاب میں کی تھیں۔

3- پاکستان کا وعدہ: چیف جسٹس آف پاکستان نے فرمایا کہ ہم خوش قسمت ہیں کہ ہمارے پاس ایک ایسا آئین موجود ہے جو تغیر پسند ہے اور جو ریاست کو ترقی کے راستے پر گامزن کرنے کا اعادہ اور عزم کرتا ہے جسکی وضاحت قرارداد مقاصد، آئین کی تمہید اور بنیادی حقوق اور آئین کے پالیسی اصولوں میں کی گئی ہے۔ پاکستان کے حوالے سے اس عزم کو ہماری پالیسی کی تشکیل اور قانون سازی میں ایک مرکزی حیثیت دی جانی چاہیے جسکا آئین ایک نظم نو (New Order) کی حیثیت سے وعدہ کرتا ہے جو انسانی مساوات کا قائل ہو۔ جناب چیف جسٹس آف پاکستان نے فرمایا کہ ہمیں صدق دل سے ایک ناقدانہ انداز سے یہ دیکھنا ہوگا کہ ہم ایک ایسے نظم نو اور انسانی مساوات پر مبنی معاشرے کے قیام میں کتنی کامیابی حاصل کر چکے ہیں جو ہماری ایک ایسی اجتماعی خواہش ہے جسکا ہم سے وعدہ کیا گیا ہے اور جو معاشرے کو متحد رکھنے کیلئے مسلسل ایک مہمیز کا کام کرتی ہے۔

4- قانون کی حکمرانی کی مرکزیت: جناب چیف جسٹس آف پاکستان نے فرمایا کہ سادہ الفاظ میں قانون کی حکمرانی سے مراد یہ ہے کہ لوگ قوانین کے سامنے جواب دہ ہوں نہ کہ کسی فرد یا افراد کی ذاتی خواہش کے سامنے۔ اس کا تقاضا ہے کہ قانون کی ایسی حکمرانی ہو جہاں سب قانون کے سامنے برابر ہوں جیسا کہ آئین کے آرٹیکل 25 کے تحت اسکی ضمانت دی گئی ہے جو کہتا ہے کہ تمام شہری قانون کے سامنے برابر ہیں اور وہ یکساں قانونی تحفظ کے حقدار ہیں۔

5- جناب چیف جسٹس نے مزید فرمایا کہ بے انصاف معاشرہ اور ریاست پائیدار اور مستحکم نہیں ہوتے۔ جس طرح مسلسل آئینی اقدار کی پامالی ریاست اور معاشرے کے وجود کو خطرے میں ڈال دیتی ہے اسی طرح غیر منصفانہ اور غیر موثر قوانین بھی ایک مستحکم معاشرہ استوار نہیں کر سکتے۔

6- جناب چیف جسٹس پاکستان نے حوالہ دیا کہ حکومت پاکستان کے قومی ترقیاتی منصوبے وژن "2025 ایک قوم ایک نصب العین" میں اس بات کو تسلیم اور واضح کیا گیا ہے کہ قانون کی بالادستی، عوام کو بااختیار بنانا تاوہ عزت نفس کے ساتھ زندہ رہیں، ان کے انسانی حقوق اور جانوں کا تحفظ پائیدار ترقی کے لیے ضروری ہے۔

7- چیف جسٹس آف پاکستان نے فرمایا کہ معاشرے میں اچھے اقدار اور درست سمت کے تعین کا بحران ہے۔ اس حوالے سے پہلی ضروری بات یہ ہے کہ قوانین اور پالیسی سازی میں اولین طور پر آئین میں دیئے ہوئے مقاصد کے حصول اور پاکستان سے ایفائے عہد کے مشترکہ مقصد کے حصول کیلئے اقدامات اٹھانے چاہئیں۔ دوسرا یہ کہ بنیادی حقوق کا تحفظ قانون کی حکمرانی کے نظریے کا اہم عنصر اور جزو ہے اور ہم خوش قسمت ہیں کہ انسانی حقوق کا مسودہ ہمارے آئین میں شامل ہے۔ اس وجہ سے وہ قوانین اور پالیسیاں جو آئینی اقدار اور پالیسی اصولوں سے مطابقت نہیں رکھتیں اور بنیادی حقوق کی پاسداری نہیں کرتیں وہ ہمارے قانون کی حکمرانی کے نظریے کے اہم معیارات کے تقاضوں کو پورا نہیں کرتے۔ اسی لیے آئین نے عدلیہ کو اختیار دیا ہے کہ وہ کسی قانون یا قانون کی حیثیت رکھنے والی کسی مستعمل روایت کو جو ان حقوق سے متصادم ہو یا انہیں سلب کریں کو کالعدم قرار دے۔

8- عزت مآب چیف جسٹس پاکستان نے کہا کہ قوانین کے موثر نفاذ کے شدید فقدان جیسے مسائل کو پارلیمان اور انتظامیہ کی جانب سے ہنگامی بنیادوں پر حل کیا جانا چاہیے۔ انھوں نے قرار دیا کہ بہتر قوانین اُس وقت بے اثر ہو جاتے ہیں جب اُن کے نفاذ کے ذمہ دار ادارے غیر فعال ہوں۔ اسی طرح تکنیکی صلاحیتوں کا فقدان مخصوص مہارتوں کی کمی، بد انتظامی کے ساتھ ساتھ بد عنوانی اور مجرمانہ سوچ بہتر انتظامی معیارات کا فقدان اور کارکردگی جانچنے اور جائزہ لینے کے نظام کی عدم موجودگی ایسے عوامل ہیں جو آئینی اقدار کو پامال اور ریاستی اداروں کے قیام کا جواز ختم کر دیتے ہیں۔

9- جناب چیف جسٹس صاحب نے قوانین کے کمزور اور غیر موثر نفاذ پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ یہ بنیادی طور پر انتظامیہ کی ذمہ داری ہے لیکن حقوق کی فراہمی سے انکار اور انکی خلاف ورزی عدالتوں کو ان امور کا نوٹس لینے پر مجبور کرتی ہیں اور عدالتیں ادارہ جاتی اصلاحات میں ملوث ہو جاتیں ہیں۔ اس حوالے سے چیف جسٹس آف پاکستان نے اس امید کا اظہار کیا کہ معاشرے کے تمام طبقات پر قوانین و احکام کے یکساں نفاذ کو یقینی بنانے کے حوالے سے وژن 2025 میں کئے گئے وعدوں کو پورا کیا جائے گا جس سے نفاذ کا معیار مزید بہتر ہوگا۔